© rasailojaraid.com

نبی کریمؐ کے "امّی" ہونے کا صحیح مفہوم

سوال: ترجمان القرآن ماہ اکتوبر سنہ ٦٠ء میں سورۂ عنکبوت کے تفسیری حاشیے ۹۱ کے مطالعہ کے دوران میں چند باتیں ذہن میں اُبھریں جو حاضرِ خدمت ہیں۔ اس سیاق و سباق میں لفظ "امّی" کا مطلب جو کچھ میں سمجھا ہوں وہ یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثت سے پہلے امّی اور ناخواندہ تھے لیکن بعد میں آپ کے خواندہ ہو جانے اور لکھ پڑھ سکنے کی نفی نہیں۔ یہ البتہ یقیناً ممکن ہے کہ نبوت کے بعد آپ کے خواندہ بن جانے میں انسانی کوشش یا اکتساب کو دخل نہ ہو بلکہ معجزانہ طور پر اللہ نے خود معلّم بن کر آپ کو پڑھنا لکھنا سکھا دیا ہو۔ میری اس تشریح کے بارے میں آپ کا خیال کیا ہے؟ میرے خیال میں تو الفاظ میں بڑی گنجائش ہے جس سے میرے مطلب کی تائید ہوتی ہے۔

جواب: میں نے جو بات صحیح سمجھی تھی وہ اپنے پورے دلائل کے ساتھ تفہیم القرآن کی اس بحث میں لکھ دی ہے جس کا آپ نے حوالہ دیا ہے۔ اگر میری اس بحث سے آپ کا اطمینان نہیں ہوا تو جو کچھ آپ صحیح سمجھتے ہیں وہی سمجھتے رہیں۔ میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ قرآن مجید کے الفاظ "اذاً لارتاب المبطلون" پر اگر مناسب سمجھیں تو اور تھوڑا سا غور کر لیجیے۔ اللہ تعالیٰ اس فقرے میں اپنے نبی کو مخاطب کر کے فرما رہا ہے کہ اگر ایسا ہوتا (یعنی تم پڑھے لکھے ہوتے) تو باطل پرستوں کے لیے تمہاری نبوت میں شک کرنے کی کوئی گنجائش ہو سکتی تھی۔ دوسرے الفاظ میں اس فقرے کا صاف مطلب یہ ہے کہ اب تو ان کے لیے شک کی ادنیٰ سی گنجائش بھی نہیں ہے، کیونکہ تم ان پڑھ ہو۔ یہ استدلال بالکل بے معنی ہو گیا ہوتا اگر آپ کے قول کے مطابق نبی بنانے کے بعد ہی اللہ میاں نے حضورؐ کو بطور معجزہ خواندہ بنا دیا ہوتا۔ کیا اس صورت میں شک کی گنجائش ختم ہو جاتی؟ اس صورت میں تو کفارِ مکہ یہ کہہ سکتے تھے کہ تم نے آج تک ہم سے چھپایا، اب معلوم ہوا کہ تم خفیہ خفیہ لکھنا پڑھنا سیکھ گئے تھے اور چپکے ہی چپکے کتابیں پڑھ کر یہ معلومات جمع کرتے رہے تھے۔

پھر یہ بھی سوچ لیجیے کہ یہ آیت نبوت کے پانچ چھ سال بعد آئی ہے۔ ظاہر ہے کہ اُس وقت تک تو حضورؐ کو اللہ تعالیٰ نے پڑھنا لکھنا نہ سکھایا ہوگا۔ اس کے بعد آخر کس تاریخ کو یہ معجزہ پیش آیا؟ اور کیا مصلحت تھی کہ نبی بنانے ہی حضورؐ کو خواندہ نہ بنا دیا گیا، اور اس کے بعد کوئی تاریخ اس معجزے کے لیے مقرر کی گئی؟ ان امور کی طرف میں صرف آپ کو غور و فکر کے لیے توجہ دلا رہا ہوں۔ خواہ مخواہ بحث کرنا میرا مقصود نہیں ہے۔

© rasailojaraid.com